

132959 - اسلام میں عورت کی عزت و تکریم اور جاہلیت کی اہانت و توہین

سوال

یورپ اسلام پر عورت کی توہین کرنے کی تہمت لگاتا ہے ، تو عورت کا اسلام میں کیا مقام و مرتبہ ہے ؟

پسندیدہ جواب

الحمد لله.

دین اسلام میں عورت کو اتنا اونچا مقام مرتبہ حاصل ہوا ہے جو اسے پہلے کسی ملت میں حاصل نہیں ہوا تھا اور نہ ہی کوئی اور امت اسے پا سکی ۔

دین اسلام نے انسان کو جو عزت و احترام دیا ہے اس میں مرد و عورت دونوں برابر کے شریک ہیں ، اور وہ اس دنیا میں اللہ تعالیٰ کے احکامات میں برابر ہیں اور اسی طرح دار آخرت میں اجر و ثواب میں بھی برابر ہیں ، اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے اسی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا ہے :

اور یقیناً ہم اولاد آدم کو بڑی عزت دی (الاسراء (70) ۔

اور اللہ عزوجل کا ایک جگہ پر فرمان کچھ اس طرح ہے :

ماں باپ اور عزیز و اقارب کے ترکہ میں مردوں کا بھی حصہ ہے اور عورتوں کا بھی اس میں حصہ ہے جو ماں باپ اور عزیز و اقارب چھوڑ کر مریں النساء (7)

اور اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے فرمان ہے :

اور عورتوں کے لیے بھی ویسے ہی حق ہیں جیسے ان پر مردوں کے ہیں اچھائی کے ساتھ البقرة (228) ۔

اور اللہ مالک الملک کا فرمان اس طرح بھی ہے :

مومن مرد و عورتیں آپس میں ایک دوسرے (مدد گار و معاون اور) دوست ولی ہیں التوبة (71) ۔

اور اللہ تبارک و تعالیٰ نے والدین کے متعلق کچھ اس طرح فرمایا :

{ اور آپ کا رب صاف صاف یہ حکم دے چکا ہے کہ تم اس کے سوا کسی اور کی عبادت نہ کرو ، اور ماں باپ کے ساتھ احسان کرو ، اگر آپ کی موجودگی میں ان میں سے ایک یا وہ دونوں بڑھاپے کو پہنچ جائیں تو ان کے آگے اف تک نہیں کہنا اور نہ ہی انہیں ڈانٹ ڈپٹ کرنا بلکہ ان کے ساتھ ادب و احترام سے بات چیت کرنا ۔

اور عاجزی اور محبت کے ساتھ ان کے سامنے تواضع کا بازو پست کیے رکھنا اور دعا کرتے رہنا کہ اے میرے رب ان پر بھی ویسا ہی رحم کر جیسا انہوں نے میرے بچپن میں میری پرورش کی تھی { الاسراء (23 - 24) ۔

اور فرمان باری تعالیٰ ہے :

پس ان کے رب نے ان کی دعا قبول فرمائی کہ تم میں سے کسی بھی عمل کرنے والے کے عمل کو خواہ وہ مرد ہو یا عورت ہرگز ضائع نہیں کرونگا آل عمران (195) ۔

اور اللہ جل شانہ نے فرمایا جس کا ترجمہ کچھ اس طرح ہے :

اور جو بھی نیک عمل کرے چاہے وہ مرد ہو یا عورت لیکن وہ مومن ہو تو ہم اسے یقیناً بہتر زندگی عطا فرمائیں گے ، اور ان کے نیک اعمال کا بہتر بدلہ بھی انہیں ضرور دیں گے النحل (97) ۔

اور اللہ عزوجل نے ایک مقام پر اس طرح فرمایا :

اور جو بھی ایمان کی حالت میں اعمال صالحہ کرے چاہے وہ مرد ہو یا عورت یقیناً ایسے لوگ جنت میں جائیں گے ، اور کھجور کی گٹھلی کے شگاف برابر بھی ان کا حق نہ مارا جائے گا النساء (124) ۔

یہ ہے وہ عزت و تکریم اور مقام و مرتبہ جو اسلام نے عورت کو دی جس کی مثال نہ تو کسی اور دین میں اور نہ ہی کسی قانون میں ملتی ہے ، بلکہ رومن (اٹلی) جدت پسندوں نے تو یہ قانون پاس کیا ہے کہ عورت مرد کے تابع رہتے ہوئے اس کی غلام ہے اور اس کے مطلقاً کوئی حقوق نہیں ۔

اٹلی میں ایک بڑے اجتماع کے بعد عورت کے متعلق بحث و مناقشہ کے بعد یہ پاس کیا گیا کہ یہ ایک ایسا حادثہ ہے جسے کچھ اہمیت حاصل نہیں ، اور عورت اخروی زندگی کی وارث نہیں بنے گی اور یہ پلید ہے ۔

جاہلیت میں تو عورت ایک گھٹیا سی چیز تھی اسے بیچا اور خریدا جاتا اور اسے شیطانی پلیدی شمار کیا جاتا تھا ۔

اور قدیم ہندوستانی قوانین تو یہاں تک کہتے ہیں کہ وبائیں اور موت جہنم اور آگ اور سانپوں کا زہر عورت سے بہتر ہے ، اور اسے زندہ رہنے کا حق صرف خاوند کے ساتھ ہی تھا اگر خاوند مر جائے اور اسے آگ میں جلایا جاتا تو عورت بھی اس کے ساتھ ہی زندہ جل مرتی اور اگر وہ خاوند کے ساتھ نہ جلتی تو اسے لعن طعن کا سامنا کرنا پڑتا تھا بلکہ

ہندوستان کے بعض علاقوں میں تو ابھی تک یہ موجود ہے ۔

اور یہودیت میں یہودی عورت کا کیا حال تھا اس کا بھی ہم جائزہ لیتے ہیں عہد قدیم میں یہ مندرجہ ذیل بات موجود ہے :

میں اور میرا دل حکمت و عقل کے علم اور اسے حاصل اور تلاش کرنے کے لیے گھوما پھرتا کہ میں شرک و جوحہ جہالت اور حماقت کو جو کہ جنوں ہے معلوم کر سکوں ، تو میں نے موت کو پایا عورت جو کہ کھڑکی اور اس کا دل تسمہ اور اس کے ہاتھ بیڑیاں ہیں ۔ سفر الجامعة الاصحاح (7 : 25 - 26) ۔

یہ تو معلوم ہی ہے کہ عہد قدیم پر یہودی اور عیسائی دونوں کا ایمان ہے اور وہ اسے مقدس سمجھتے ہیں ۔

زمانہ قدیم میں عورت کا یہ حال تھا اور اور موجودہ اور اس سے پہلے ماضی قریب کے دور میں عورت کو کیا کچھ حاصل ہے اس کی وضاحت مندرجہ ذیل واقعات کریں گے :

ایک ڈانمارک کا ایک مصنف (wieth kordsten) عورت کے بارہ میں کیتھولک چرچ کے نقطہ نظر کی شرح کرتے ہوئے کہتا ہے :

(دور وسطی میں یورپی عورت کا بہت ہی کم خیال رکھا جاتا تھا اس لیے کہ کیتھولک چرچ کے مذہب میں عورت دوسرے درجہ کی مخلوق شمار ہوتی ہے)

(586 م) میلادی کو فرانس میں عورت کے بارہ میں ایک کانفرنس کا انعقاد کیا جس میں اس بات پر غور کیا گیا کہ آیا عورت انسان شمار ہوتی ہے یا کہ نہیں ؟

اور اس کانفرنس میں مناقشہ کرنے بعد یہ قرار پا کہ عورت ایک انسان ہے لیکن وہ مرد کی خدمت کے لیے پیدا کی گئی ہے ۔

اور فرانسیسی قانون کی شق نمبر (217) میں مندرجہ ذیل بات کہی گئی ہے :

(شادی شدہ عورت) اگرچہ اس کی شادی اس بنیاد پر ہوئی ہو کہ اس کی اور اس کے خاوند کی ملکیت علیحدہ ہی رہے گی) کا کسی کے لیے بہہ کرنا جائز نہیں ہے اور نہ ہی وہ اپنی ملکیت کو منتقل کر سکتی اور نہ ہی اسے رہن رکھ سکتی ہے ، اور نہ ہی وہ عوض یا بغیر عوض اپنے خاوند کی معاہدے میں شرکت کے بغیر یا پھر اس کی موافقت جو کہ لکھی ہوئی ہو کہ بغیر مالک بن سکتی ہے)

اور انگلیڈ میں ہنری ہشتم نے انگریز عورت پر کتاب مقدس پڑھنا حرام قرار دیا ، حتی کہ (1850) میلادی تک عورتوں

کوشہری ہی شمار نہیں کیا گیا ، اور ان کے لیے (1882) میلادی تک کوئی کسی قسم کے حقوق شخصی نہیں تھے ۔
دیکھیں کتاب : سلسلۃ مقارنة الادیان - تالیف احمد شلبی جلد (3) صفحہ (210 - 213) ۔

اوردور حاضر میں یورپ اور امریکہ اور دوسرے صنعتی ممالک میں عورت ایک ایسی گری بڑی مخلوق ہے جو صرف اور صرف تجارتی اشیاء کی خرید و فروخت کے لیے استعمال ہوتی ہے ، وہ اشتہاری کمپنیوں کا جزایں فصل ہے ، بلکہ یہاں حالت یہاں تک جا پہنچی ہے کہ اس کے کپڑے تک اتروا دیے گئے ہیں اور اس کے جسم کو تجارتی اشیاء کے لیے مباح کر لیا گیا ہے ، اور مردوں نے اپنے بنائے ہوئے قانون سے اسے اپنے لیے ہر جگہ پر اس کے ساتھ کھیلنا ہی مقصد بنا لیا ہے ۔

اس کا خیال اس وقت رکھا جاتا ہے جب تک تو وہ اپنے ہاتھ یا پھر فکرو سوچ سے مال وغیرہ خرچ کرے اور جب وہ بڑی عمر کی ہو جائے اور اپنے حواس کھو بیٹھے اور کسی کو کچھ نہ دے سکے تو معاشرہ اس سے علیحدہ ہو جاتا ہے اور اسی طرح ادارے بھی اس کو چھوڑ دیتے ہیں اور وہ اکیلی یا تو اپنے گھر میں زندگی گزارتی ہے یا پھر نفسیاتی ہسپتالوں میں ۔

تو آپ اس کا مقارنہ و موازنہ (اس میں کوئی کسی قسم کی برابری نہیں) اس سے کریں جو قرآن مجید میں آیا ہے :

اللہ سبحانہ و تعالیٰ کا فرمان ہے :

مومن مرد و عورت آپس میں ایک دوسرے کے (مددگار و معاون اور) دوست ہیں التوبة (71) ۔

اور اللہ سبحانہ و تعالیٰ کا فرمان ہے :

اور عورتوں کے بھی ویسے ہی حق ہیں جیسے ان پر مردوں کے ہیں اچھائ کے ساتھ البقرة (228) ۔

اور اللہ سبحانہ و تعالیٰ کا فرمان ہے :

{ اور آپ کا رب صاف صاف یہ حکم دے چکا ہے کہ تم اس کے سوا کسی اور کی عبادت نہ کرو ، اور ماں باپ کے ساتھ احسان کرو ، اگر آپ کی موجودگی میں ان میں سے ایک یا وہ دونوں بڑھاپے کو پہنچ جائیں تو ان کے آگے اف تک نہیں کہنا اور نہ ہی انہیں ڈانٹ ڈپٹ کرنا بلکہ ان کے ساتھ ادب و احترام سے بات چیت کرنا ۔

اور عاجزی اور محبت کے ساتھ ان کے سامنے تواضع کا بازو پست کیے رکھنا اور دعا کرتے رہنا کہ اے میرے رب ان بھی ویسا ہی رحم کر جیسا انہوں نے میرے بچپن میں میری پرورش کی تھی { الاسراء (23 - 24) ۔

اور جب عورت کو اس کے رب نے اسے یہ عزت و احترام دیا تو ساری بشریت کے لیے واضح کر دیا کہ عورت کو اس

لیے پیدا کیا ہے کہ یاتووہ ماں اور بیوی ہوگی یا پھر بیٹی اور بہن کے روپ میں ، اور اس کے لیے خصوصی قوانین بھی مشروع کیے جو کہ صرف عورت کے ساتھ خاص ہیں نہ کہ مرد کے ساتھ ۔

یہ مضمون ڈاکٹر محمد بن عبداللہ بن صالح السحیم کی کتاب : الاسلام اصولہ ومبادؤہ سے لیا گیا ۔

واللہ اعلم ۔